فون نمبر ۹۴ - تار کا پتہ .. ڈیلی الفضل ربوہ

REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم شنبہ

فی پرچہ دس پیسے

۸ شعبان ۱۳۸۲ھ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "
بیرون پاکستان
سالانہ ۴۵

جلد ۵۲/۱۷ | ۵ صلح ۱۳۴۲ ہش | ۵ جنوری ۱۹۶۳ء | نمبر ۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۴ جنوری بوقت ۹ بجے صبح

کل حضور کو تھوڑے وقت کے لئے بے چینی کی تکلیف ہوگئی ویسے طبیعت عام طور پر نسبتاً بہتر رہی۔ اس وقت طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اپنے دلوں اور اپنی آنکھوں کو برے جذبات سے روکو اپنے اعمال میں خاص تبدیلی پیدا کرو

یہ وقت اپنے اندر خاص تبدیلی کرنے اور خدا تعالیٰ سے دعائیں مانگنے کا ہے

"میری نصیحت اس وقت جماعت کو یہ ہے کہ یہ دن بڑے سخت اور ہولناک ہیں۔ اس لئے جہاں تک ہو سکے اپنے دلوں کو اور آنکھوں کو برے جذبات سے روکیں اور اپنے اعمال اور چال چلن میں خاص تبدیلی کریں۔ یہ وقت خاص تبدیلی کا ہے اور خدا تعالیٰ سے دعائیں مانگنے کا ہے۔ پس اس وقت خدا تعالیٰ سے سچا تعلق پیدا کرو۔ میں نے سنا ہے کہ ایک شخص عین شادی کے دن طاعون سے مر گیا۔ دنیا کی بے ثباتی کی یہ کیسی عبرت بخش مثال ہے اگر دانشمند غور کرے تو ایک طرح سے یہ دن بڑے عجیب ہیں۔ ان پر نظر کرنے سے موت یاد آتی ہے اور خدا تعالیٰ کی ہستی پر یقین پیدا ہوتا ہے۔ اور یقین ہی ایک ایسی شے ہے جو اعلیٰ درجے کی لذت اور سرور صادق الیقین کو بخشتا ہے جو کسی اور کو میسر نہیں آ سکتے۔ خدا شناسی کے مسئلہ پر اس وقت ہزاروں قسم کے حجاب اور گرد و غبار پڑے ہیں اور وہ یقین جو لذت بخش نتائج اپنے ساتھ رکھتا ہے وہ نہیں رہا۔ اور وہ سرور جو دنیا کے تعلقات میں پیدا ہونے والے رنج و غم کو دور کرتا ہے، اس وقت نہیں بلکہ یہ حالت ہو رہی ہے کہ اکسیر مل جاوے تو مل جاوے لیکن ایسے آدمی اس زمانہ میں ملنے مشکل ہیں جو خدا تعالیٰ کی ہستی پر ایسا یقین رکھتے ہوں جس نے ان کی ساری قوتوں اور جذبات پر ایسا اثر کیا ہو اور ایسی معرفت عطا کی ہو جس سے ان کے گناہ کی زندگی پر موت وارد ہو چکی ہو۔ میں سچ کہتا ہوں کہ ایسے دلوں کا ملنا بہت مشکل ہے جو ایمان اور اس کے لذت بخش نتائج کی معرفت سے بھرے ہوئے ہوں"۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۹۷-۹۸)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی

دربارہ چندہ وقف جدید

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے تحریک وقف جدید کا چھٹا سال خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے یکم جنوری ۱۹۶۳ء سے شروع ہو چکا ہے۔ جملہ احباب کرام کو سال نو مبارک ہو۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغام میں (جو ۲۷/۱۲/۶۲ کو احباب کے سامنے جلسہ میں پڑھ کر سنایا گیا تھا) ارشاد فرمایا ہے کہ امسال وقف جدید کے لئے مندرجہ ذیل چندوں کی ضرورت ہے۔

اول۔ چندہ وقف جدید سال ششم

دوم۔ چندہ برائے تعمیر دفتر وقف جدید

اس لئے جملہ احباب کرام سے درخواست ہے کہ ہر دو تحریکات کے چندے الگ الگ لکھوائیں اور جس قدر جلد ممکن ہو سکے ادائیگی کا انتظام فرمائیں جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

(ناظم مال وقف جدید)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۴ جنوری۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

کل اور پرسوں سے دل کے درد کے دورے ہو رہے ہیں اور کمزوری بھی برابر چل رہی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعاؤں میں لگے رہیں کہ ہمارا شافی مطلق خدا اپنے فضل و رحم سے حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے آمین

اللّٰھم آمین

ہوسٹل ہائر سیکنڈری سکول گھٹیالیاں کی تعمیر

اللہ تعالیٰ کے فضل سے گھٹیالیاں کالج کے ہوسٹل کی تعمیر کا آغاز ہو چکا ہے۔

احباب کی خدمت میں اولاً تو یہ درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہوسٹل کو کالج اور اس کے طلبہ اور اساتذہ کے لئے بابرکت کرے۔ دوم ایسے دوست جنہوں نے گھٹیالیاں کے جلسہ منعقدہ ۱۲، ۱۳ اکتوبر ۱۹۶۲ء میں کالج کے طلباء کے لئے امدادی رقوم کا وعدہ فرمایا تھا۔ وہ اپنے وعدے کو پورا کرنے کی طرف توجہ فرمائیں۔ عبدالسلام اختر ایم۔ اے (پرنسپل)

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۵ جنوری ۱۹۶۳ء

اسلام میں فرقے کیوں؟

ماہنامہ "طلوع اسلام" لاہور شمارہ جنوری ۱۹۶۳ء میں علامہ السید احمد السیفی کے ایک مضمون کا خلاصہ از سید نصیر شاہ صاحب میانی شائع ہوا ہے یہ ایک محققانہ مضمون ہے اور اس کا عنوان ہے "اسباب افتراق امت" فاضل مضمون نگار نے اپنے مضمون میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ جہاں تک قرآن کریم کا تعلق ہے۔ اس میں تو کمی بیشی یا کسی قسم کا تغیر نہیں ہوا البتہ سنت رسول اللہ میں بڑے اختلافات پیدا ہو گئے ہیں۔ اور یہی دراصل امت میں افتراق کا باعث ہوا ہے۔ ذیل میں ہم مضمون کا ایک اقتباس درج کرتے ہیں:

"یہ سوال ایک سوچنے والے ذہن کو اکثر پریشان کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے عطا فرمودہ دین قیم میں اختلاف و افتراق کہاں سے راہ پا گیا وہ سوتا جو اپنے منبع سے صاف اور بے میل پھوٹا تھا وہ کس طرح مختلف نالوں میں بٹ کر اپنی اصلی حالت کو کھو بیٹھا وہ امت واحدہ جو دنیا کو اتحاد و اتفاق کی دعوت دینے آئی تھی۔ کیونکر افتراق کا شکار ہو گئی۔ اس سوال کے جواب میں زبان و قلم کا کافی زور صرف ہو چکا ہے اور ہمیں بتایا گیا ہے کہ طبائع کا اختلاف ایک فطری امر ہے۔ اور پھر ذہنی اور فکری استعداد میں بھی افراد نسل انسانی باہم مختلف ہیں۔ اس لئے نتائج فکر کا اختلاف کوئی مذموم چیز نہیں ؂

گلہائے رنگا رنگ سے ہے زینت چمن
اے ذوق اس چمن کو ہے زیب اختلاف سے

نتائج فکر کا اختلاف اگر حکمت و فلسفہ کے میدان میں ہوتا تو یہ عذر معقول تھا۔ لیکن یہ اختلاف تو اس شریعت میں ہے جو افراد انسانی کو ایک لڑی میں پرو کر وحدت فکر و عمل پیدا کرنے کے لئے آئی تھی۔ اس اختلاف کی حدود تو یہاں تک وسیع ہیں کہ ہماری تمدنی و معاشرتی زندگی کا کوئی گوشہ اس کی دستبرد سے محفوظ نہیں۔ ایک ہی وقت میں تین طلاقیں دینے والا اگر اپنی بیوی کو اپنے پاس رکھے ہوئے ہے تو وہ ایک فرقہ کے نزدیک زنا جیسے جرم عظیم کا مرتکب ہو رہا ہے اور دوسرے فرقہ کے نزدیک وہ تین طلاقیں ایک ہی طلاق کا حکم رکھتی ہیں اور وہ کسی طرح قصوروار نہیں ٹھہرایا جا سکتا پس اس جواب سے مطمئن ہو جانا بے معنی سی بات ہے۔

میں نے بھی اپنے طور پر اختلافات کے اسباب کا کھوج لگانے کی کوشش کی ہے۔ اس کوشش کا ثمر آپ کے سامنے ہے میں محض اسباب اختلاف بیان کروں گا۔ کسی کو مطعون کرنا میرا کام نہیں۔ اگر آپ کو ان اسباب سے اتفاق ہو تو پھر تدارک کی کوشش بھی ہو سکتی ہے"۔

اس کے بعد عہد نبوی میں اختلافات کے موجود نہ ہونے کا ذکر فاضل مضمون نگار اس طرح کرتا ہے:۔

"جہاں تک اختلافات کا تعلق ہے اس حقیقت باہرہ سے کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا کہ نبی صلعم کے دور مقدس میں ان کا سرے سے کوئی وجود ہی نہ تھا۔ صحابہ کرامؓ سمع و طاعت کے پیکر تھے۔ ان کے قلوب ایک تسبیح میں پروئے ہوئے تھے اسی یگانگت اور اتحاد کے باعث توحید کے وہ اولین علمبردار دنیائے انسانیت پر چھا گئے۔ رحمت عالمؐ کی رحلت کے بعد ہی اختلافات کا سراغ ملتا ہے اور پھر خیر القرون کے گذرنے کے بعد تو افتراق کا یہ دروازہ ایسا چوپٹ کھلا کہ اس کے کواڑ آج تک ایک دوسرے سے دور ہی ہوتے چلے جا رہے ہیں"۔

اس کے بعد مضمون نگار تحریر کرتا ہے:۔

"کہا جاتا ہے کہ سرور کائنات صلعم اپنے بعد دو چیزیں چھوڑ گئے تھے ایک کتاب اور دوسری سنت۔ جہاں تک کتاب اللہ کا تعلق ہے تو یہ امر روز روشن کی طرح واضح ہے کہ پیغمبرؐ انسانیت کی وفات کے وقت قرآن حکیم کے کئی نسخے موجود تھے اور صحابہ کے مقدس سینوں میں بھی خدائے قدوس کی یہ عظیم امانت محفوظ تھی کسی آیت کے متعلق شبہ تو کجا کسی لفظ اور کسی حرف کے متعلق بھی یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ اس میں ادنیٰ سا تغیر بھی آ گیا ہے۔ اس میں ایک نقطہ اور ایک شوشہ کی کمی بیشی بھی نہیں ہو سکی۔ کیونکہ اس کی حفاظت کا ذمہ خدائے جبار و عزیز نے اپنے ذمہ لیا تھا۔ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔

بے شک ہم نے ہی قرآن حکیم کو نازل کیا۔ اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

جس چیز کی حفاظت خدائے قدوس کے ذمہ ہو کون ہے جو اس میں کمی بیشی کا احتمال کر سکتا ہو۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

لیکن سنت کا حال اس سے بالکل مختلف ہے۔ کتاب اللہ کی کتابت کے لئے تو باقاعدہ کاتبین وحی تھے جس وقت آیت نازل ہوتی تھی۔ اسی وقت حضور سرور کائنات کے حکم سے لکھ لی جاتی تھی۔ لیکن آپ کے زمانہ میں سنت کی کتابت نہ ہوئی بلکہ آپ نے احادیث لکھنے سے منع فرما دیا تھا۔ حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا

لا تکتبوا عنی ومن کتب عنی غیر القرآن فلیمحہ۔ (صحیح مسلم)

مجھ سے کوئی چیز نہ لکھو اور جس نے قرآن کے سوا کوئی چیز لکھی ہو اُسے چاہیئے کہ اسے مٹا دے"۔ (طلوع اسلام لاہور)

ان اقتباسات کے یہاں درج کرنے سے ہمارا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہم مضمون نگار کے بعض غلط دعاوی کی تردید کریں یہ کام بہت سے اہل علم حضرات کر رہے ہیں۔ البتہ ہم یہاں اتنا ضرور عرض کرتے ہیں کہ جس قسم کے اختلافات کا احادیث میں ہونا مضمون نگار نے بیان کیا ہے ایسے اختلافات تو ہر زمانہ میں اور ہر دین میں موجود رہے ہیں۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ جہاں تک عقائد اور عمل میں اختلاف رائے کا تعلق ہے یہ عہد نبوی میں بھی تھے ورنہ یہ ممکن نہیں تھا کہ اکثر یہ اختلافات روایات میں راہ پاتے جو صحابہ کرامؓ سے مروی چلی آتی ہیں۔

پھر سوال ہوتا ہے کہ قرن اولیٰ کے مسلمانوں میں یگانگت اور اتحاد کا باعث کیا تھا۔ جس کی وجہ سے توحید کے وہ اولین علمبردار دنیائے انسانیت پر چھا گئے تھے اس کی وجہ ہماری دانست میں یہ ہے کہ صحابہ کرام ان اختلافات کو کوئی اہمیت نہ دیتے اور ان کی وجہ سے باہم تلخ تنازعات برپا نہیں کرتے تھے بلکہ افہام و تفہیم سے اور اختلاف کو برداشت کرنے کی قوت سے کام لیتے تھے اور امور مہمہ میں ان اختلافات کو دخل انداز نہیں ہونے دیتے تھے۔ اس لئے یہ کہنا کہ موجودہ مسلمانوں میں جو اختلافات ہیں وہ سنت کی وجہ سے پیدا ہوئے ہیں صحیح نہیں ہے۔ یہ درست ہے کہ احادیث کا درجہ ظنی ہے اور قرآن کریم کی طرح یقینی نہیں۔ لیکن موجودہ مسلمانوں کے جنگ و جدال کی وجہ سنت اور احادیث کو قرار دینا غلط انداز فکر ہے۔ کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ موجودہ اختلافات جن کی وجہ سے مختلف اور متضاد فرقے پیدا ہو گئے ان کی بنیاد صرف سنت اور احادیث کے اختلافات پر ہی نہیں بلکہ خود قرآن کریم کی مختلف اور متضاد توجیہات کی بناء پر بھی ہے۔

مثلاً مضمون نگار فرماتے ہیں:۔

"کسی آیت کے متعلق شبہ تو کجا، کسی لفظ اور کسی حرف کے متعلق بھی یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس میں ادنیٰ سا تغیر بھی آ گیا ہے۔ اس میں ایک نقطہ اور ایک شوشہ کی کمی بیشی بھی نہیں ہو سکی کیونکہ اس کی حفاظت کا ذمہ خدائے جبار و عزیز نے اپنے ذمہ لیا تھا۔

انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔

بے شک ہم نے ہی قرآن حکیم کو نازل کیا اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

جس چیز کی حفاظت خدائے قدوس کے ذمہ ہو کون ہے جو اس میں کمی بیشی کا احتمال کر سکتا ہو"۔ (طلوع اسلام لاہور)

اب غور کیجئے کہ مضمون نگار یہاں وعدہ حفاظت کے معنی صرف ظاہری حفاظت لیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ چونکہ قرآن کریم میں ایک نوشتہ کی بھی کمی بیشی نہیں ہوئی اسلئے اللہ تعالیٰ کا وعدۂ حفاظت پورا ہو گیا اور اگر لوگ سنت اور احادیث کی طرف توجہ نہ کرتے اور صرف قرآن کریم پر انحصار رکھتے۔ تو ان میں کوئی اختلاف پیدا نہ ہوتا مضمون نگار کا یہ مفروضہ اس لئے غلط ہے کہ خود اس آیہ حفاظت کے معنی

(باقی ص[illegible] پر)

نوجوانوں کی تربیت

تقریر محترم مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ بر موقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۶۲ء

(۴)

نماز اور دعا کی اہمیت

تیسرا ذریعہ جو میں نوجوانوں کی تربیت کے لئے بیان کرنا چاہتا ہوں وہ نماز ہے اور دعا ہے۔ اس سے قبل جو دو ذریعے بیان کئے گئے ہیں۔ وہ ایمانی قوت کو بڑھانے کے لئے ہیں۔ تا وہ عمل کی شکل اختیار کرے۔ عمل میں اولیت نماز کو حاصل ہے قرآن کریم کے ابتداء میں ہی ایمان کے بعد پہلا عمل نماز بتایا گیا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔

الذین یومنون بالغیب
ویقیمون الصلوٰۃ

یعنی غیب کی چیزوں پر ہمارے کہنے کی وجہ سے ایمان لاتے ہیں اور نماز کو قائم کرتے ہیں اسی طرح دوسری جگہ فرماتا ہے۔

قد افلح المومنون
الذین ھم فی صلاتھم
خاشعون

(پارہ ۱۸ سورۃ المومنون آیت ۲و۳)

یعنی ایسے ایمان لانے والے کامیاب ہوگئے۔ جو اپنی نمازوں میں خدا کے حضور روتے اور گڑگڑاتے ہیں۔ پھر مومنوں کی چند ایک نشانیاں اور بیان فرما کر آگے کہتا ہے

والذین ھم علیٰ صلواتھم
یحافظون

یعنی وہ اپنی نمازوں کی پوری پوری حفاظت کرتے ہیں اور کسی وقت بھی اور کسی حالت میں بھی نماز کو ضائع نہیں کرتے۔ گویا ان کی نماز ان کی غذا بن جاتی ہے۔ جس کے بغیر وہ زندہ نہیں رہ سکتے۔

قرآن کریم نے ایمان کے بعد ترقی کی پہلی سیڑھی بھی نماز کو بیان فرمایا ہے۔ اور آخری سیڑھی بھی نماز کو۔ لیکن ان دونوں نمازوں میں فرق بہت ہے۔ ابتداء میں نماز میں ابھی خامیاں رہتی ہیں۔ اگرچہ انسان اس میں خشوع اور خضوع بھی اختیار کرے۔ اور باقاعدگی بھی۔ تب بھی بہت سی آلودگیاں انسان کے اندر باقی رہتی ہیں۔ لیکن وہ دوسری نماز جو ترقی کی آخری سیڑھی ہے گناہ کو بھسم کرکے رکھ دیتی ہے اور یادِ الٰہی کو ایسا محبوب بنا دیتی ہے کہ گویا وہ اس کی جان بلکہ جان کی جان ہے۔ وہ اس کے لئے ہر قربانی کو آسان کر دیتی ہے۔ بلکہ وہ خدا کے لئے قربانیوں میں ہی لذت پاتا ہے اور اپنے وجود کو خدا تعالیٰ کی امانت یقین کرتا ہے اور نفس کے دخل کو درمیان میں سے نکال کر خدا کی مرضی کو پورے طور پر جاری کرتا ہے۔ یہ نماز ہے جو مومنوں کی منتہائے ترقی ہے اور اس کے بغیر مومن کو مطمئن نہیں ہونا چاہیئے۔ ایسی نماز کے متعلق ہی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ نماز میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد سب سے پہلی عبادت جو مسلمانوں کو سکھائی گئی وہ نماز تھی۔ قرآن کریم میں نماز کی فرضیت کم و بیش پچاس مقامات پر بیان کی گئی ہے۔ نماز کی دعاؤں سے ہی باقی نیک کاموں کی توفیق ملتی ہے۔ مثلاً مال کا خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا ہے۔ یا اپنی آنکھوں کانوں اور شرمگاہوں کی حفاظت ہے۔ یہ مشکل کام ہیں اور بڑی جدوجہد چاہتے ہیں خدا کی مدد کے بغیر ان میں پورے اترنا ممکن نہیں۔ خدا کی یہ مدد نمازوں میں دعاؤں کے ذریعہ حاصل ہوتی ہے۔ اس سے یہ کام آسان ہو جاتے ہیں۔ اور کچھ بھی مشکل نہیں رہتے۔ پس نماز تمام سعادتوں کی کنجی ہے۔ اس کے بغیر خدا کے ساتھ وہ تعلق پیدا نہیں ہوتا جو پوری طرح برائیوں سے روک سکے۔ نماز ہی کی شان ہے

ان الصلوٰۃ تنھیٰ عن الفحشآء
والمنکر۔

(پارہ ۲۱ سورہ عنکبوت آیت ۶)

کہ وہ روکتی ہے بے حیائیوں اور بری باتوں سے۔ پہلے وہ کھلے طور پر بے حیائی کا کام کرنے سے روکتی ہے۔ اور پھر آہستہ آہستہ ہر ناپسندیدہ کام سے خواہ وہ کسی کو نظر آتا ہو یا نہ آتا ہو۔

حدیث میں آتا ہے۔

عن ابی ھریرۃ فانہ سمع
رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یقول ارئیتم لو ان
نھراً بباب احدکم
یغتسل فیہ کل یوم خمساً
ما تقول ذالک یبقی من
درنہ قالوا لا یبقی من
درنہ شیئاً قال فذالک
مثل الصلوٰۃ الخمس یمحوا اللہ
بہ الخطایا (بخاری)

ترجمہ۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کیا تم دیکھتے ہو کہ ایک نہر جو تم میں سے کسی کے مکان میں سے گزرتی ہو اور وہ اس میں روزانہ پانچ مرتبہ نہاتا ہو تو اس کے جسم پر میل رہ سکتی ہے۔ صحابہؓ نے عرض کی کہ نہیں اس کے جسم پر کوئی میل نہیں رہے گی۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا یہی مثال پانچ نمازوں کی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ان سے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔

ایک اور حدیث میں ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا۔

ای العمل احب الی اللہ
قال الصلوٰۃ علیٰ وقتھا
قال ثم ای قال بر الوالدین
قال ثم ای قال الجھاد
فی سبیل اللہ (بخاری)

یعنی کونسا عمل اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پسند ہے۔ حضور نے فرمایا نماز کو اپنے وقت پر ادا کرنا۔ پوچھنے والے نے پوچھا کہ پھر کونسا عمل ہے۔ آپ نے فرمایا والدین کے ساتھ حسن سلوک۔ اس نے پوچھا پھر کونسا۔ آپ نے فرمایا اللہ کے راستے میں جہاد

اس حدیث میں نماز کو جہاد سے بھی اوپر رکھا گیا ہے۔ اس سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ نماز کو وقت پر ادا کرنا ضروری ہے۔ تب وہ خدا کی نگاہ میں پسندیدہ ہوتی ہے۔ اور جہاد سے بھی افضل۔ حالانکہ جہاد کے ذریعے قوم کی حفاظت کا سوال ہوتا ہے۔ لیکن نماز خدائی حفاظت کے نیچے لاتی ہے اور اصل حفاظت وہی ہے۔

ایک حدیث حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ میرے دل میں آیا کہ لکڑیاں اکٹھی کی جائیں اور کہوں کہ اذان دی جائے۔ پھر کسی آدمی سے کہوں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے اور میں ان کو چھوڑ کر ان آدمیوں کے پاس جاؤں جو نہیں آئے۔ اور ان کے گھروں کو ان کے سمیت آگ لگا دوں۔ قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ اگر ان میں سے کسی کو یہ معلوم ہو جائے کہ اسے گوشت کی ایک موٹی ہڈی یا دو اچھے پائے ملیں گے۔ تو وہ (اس کے لئے) عشاء کی نماز میں ضرور موجود ہوتا (بخاری)

اس حدیث سے نظر آتا ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ بات کس قدر افسوس سے بھر دینے والی تھی۔ کہ لوگ دنیا کی چھوٹی چھوٹی چیزوں کی تو فکر کریں۔ لیکن نماز کے وقت نماز کے لئے نہ آئیں۔ حضور جیسا رحیم و کریم انسان بھی اس پر اس قدر غصہ اور رنج محسوس کرتا ہے کہ ان کے گھروں کو ان کے سمیت آگ لگانے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ حضور کے نزدیک نماز کی کس قدر عظمت اور اہمیت تھی کہ اس سے محرومی کو برداشت نہ فرما سکتے تھے۔

اسی طرح ایک اور حدیث میں حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

الذی تفوتہ صلوٰۃ
العصر کانما وتر اھلہ
ومالہ (بخاری)

کہ جس کی صرف ایک عصر کی نماز ضائع ہوگئی یوں سمجھنا چاہیئے کہ گویا اس کا گھربار اور مال سب لوٹا گیا۔ اور وہ ان کو واپس لینے پر قدرت نہیں رکھتا

اس حدیث میں صرف ایک نماز کی قیمت اس قدر بتائی گئی ہے۔ جو ایک شخص کے نزدیک اس کے اہل و عیال اور سارے مال و اسباب کی ہوتی ہے۔ کون چاہتا ہے کہ اس کے سامنے اس کی بیوی بچے اور اس کا مال و اسباب سب تباہ ہو جائے وہ اسے اپنی موت سے بھی بدتر سمجھے گا۔ یہی کیفیت ایک مومن کی نماز کے متعلق ہونی چاہیئے ایک اور حدیث میں بھی نماز عصر کے متعلق آتا ہے۔

من ترک الصلوٰۃ العصر
فقد حبط عملہ (بخاری)

کہ جس نے عصر کی نماز چھوڑ دی۔ اس کے سارے اعمال ضائع ہوگئے۔ پس کوئی شخص خدا اور رسول پر ایمان رکھتا ہوا نماز نہیں چھوڑ سکتا یا اس میں کوتاہی نہیں کر سکتا۔

نماز کی اہمیت کی وجہ

نماز کی اس قدر اہمیت کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نماز کو اپنی فرمانبرداری کے لئے ایک علامت کے طور پر رکھا ہے۔ جس نے نماز چھوڑ دی۔ وہ گویا اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری سے نکل گیا۔ اور اس کے قرب سے محروم رہا۔ اور اگر نماز پر قائم رہا تو باقی اعمال صالحہ کی بھی توفیق پا گیا۔ لیکن یہ اچھی طرح سے یاد رکھنا چاہیئے کہ نماز وہی ہوتی ہے جو تمام شرائط کے ساتھ ادا کی جائے۔ اسی وجہ سے قرآن کریم میں ہر جگہ نماز کے لئے قائم کرنے کا لفظ استعمال کیا گیا ہے،

پڑھنے کا لفظ کہیں نہیں آیا۔ نماز کا قیام یہ ہے کہ اسے پوری شرائط کے ساتھ ادا کر کے کھڑا کیا جائے اور گرنے نہ دیا جائے۔ نماز کی شرائط یہ ہیں کہ اوّل اسے سمجھ کر اور حضورِ قلب کے ساتھ ادا کیا جائے۔ کیونکہ نمازی خدا کے حضور میں کھڑے ہو کر اپنی حاجات مانگتا ہے۔ اگر یہ پتہ ہی نہ ہو کہ میں کہاں کھڑا اور کیا مانگ رہا ہوں تو ایک مذاق بن جاتا ہے۔ اسی لئے حدیث کہ بعض نمازیں ایسی ہوتی ہیں کہ جب پڑھنے والا سلام کے ساتھ اپنا منہ پھیرتا ہے تو وہ اس کے منہ پہ مار دی جاتی ہے کہ اپنے ساتھ ہی لے جاؤ یہ خدا تعالیٰ کے کام کی نہیں۔ ایسی نماز انسان کو فائدہ نہیں دیتی۔ سو اوّل شرط نماز کی یہ ہے کہ اسے سمجھ کر پڑھا جائے اور حضورِ قلب کے ساتھ پڑھا جائے۔ دوسری شرط نماز کے قیام کی یہ ہے کہ اسے حتی الوسع جماعت کے ساتھ مسجد میں ادا کیا جائے۔ جماعت کے ساتھ ادا کرنے کی بہت فضیلت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی ہے۔ اکیلے پڑھنے کی نسبت جماعت کے ساتھ پچیس گنا ثواب ہوتا ہے بعض جگہ اس سے کچھ کم آتا ہے اور بعض جگہ کچھ زیادہ۔ ثواب میں فرق اتنا بڑا ہے کہ اس کو نظر انداز کرنے والا ایماندار نہیں کہلا سکتا۔ اگر کسی کو سو روپے ماہانہ کی بجائے دو ہزار پانچ سو روپیہ ماہوار تنخواہ ملے تو اسکے پاؤں زمین کو نہ لگیں تو پھر کیوں ایک مومن کو نماز کے ثواب کا یہ فرق سمجھ نہیں آتا در اصل جماعت کے ساتھ پڑھنے میں بہت سی حکمتیں ہیں۔ ایک جگہ جمع ہونے سے آپس میں محبت بڑھتی ہے۔ ایک دوسرے کے حالات سے واقفیت رہتی ہے۔ ایک دوسرے کی نیکیوں کا اثر قبول کیا جاتا ہے سستی دور ہوتی ہے۔ غرضیکہ اس میں بہت سی حکمتیں ہیں اس لئے ثواب بھی زیادہ ہے اور در اصل نماز با جماعت اور حتی الوسع مسجد میں ادا کرنے کے بغیر نماز ہی نہیں سمجھی چاہیئے تیسری شرط نماز کے قیام کی یہ ہے کہ اس میں کسی وقت بھی اور کسی حالت میں بھی ناغہ نہ ہو۔ سالہا سال کی نماز کے بعد بھی کوئی ناغہ ممکن نہ ہو۔ جب تک یہ حالت پیدا نہیں ہو جاتی نماز نہیں ہوتی اور وہ خدا تعالےٰ کی فرمانبرداری کی علامت نہیں بنتی۔

نماز میں سورہ فاتحہ کی دعا سے بہت فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں سورہ فاتحہ قرآن کریم کا خلاصہ ہے اس کی سات آیتوں میں اللہ تعالیٰ کی بنیادی صفات بیان کی گئی ہیں اور ان سے استفادہ کا طریق یہ دعا ہر لحاظ سے نہایت مکمل ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سورہ فاتحہ کے معارف بیان کرنے میں سینکڑوں صفحات لگائے ہیں یوں معلوم ہوتا ہے جیسے پھول جھڑتے ہیں۔ ایسی خوبصورتی اس دعا میں ہے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے بھی سورہ فاتحہ کی شاید دو ہزار تفسیریں فرمائی ہوں۔ نماز میں اس کی آیات کا تکرار خشوع خضوع پیدا کرتا ہے۔ ایک مرتبہ حضرت مولوی شیر علی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمیں رمضان کے آخری عشرہ میں نماز تہجد پڑھاتے رہے۔ سورۃ فاتحہ کی آیات کا تکرار بیسیوں مرتبہ کرتے۔ خصوصاً ایاك نعبد وایاك نستعين اور اهدنا الصراط المستقيم صراط الذين انعمت عليهم کا تکرار تو بہت ہی کرتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مولوی محمد احسن صاحبؓ کے نام ایک خط میں سورہ فاتحہ کے متعلق تحریر فرماتے ہیں :-

”نماز میں سورہ فاتحہ کی دعا نہایت مؤثر چیز ہے۔ کیسی بے ذوقی اور بے مزگی ہو اس عمل کو برابر جاری رکھنا چاہیئے یعنی کبھی تکرار آیت ایاك نعبد وایاك نستعين کا اور کبھی تکرار آیت اهدنا الصراط المستقيم کا۔ اور سجدہ میں یا حیی یا قیوم برحمتك استغيث۔ زندگی کا ذرہ اعتبار نہیں اور دنیا کی خواب گاہ نہایت دھوکہ دینے والی چیز ہے۔ رات کو دعا کرو۔ صبح کو دعا کرو۔ جنگل میں جا کر دعا کرو جماعت کے ساتھ دعا کرو اور تنہائی میں دروازے بند کر کے دعا کرو کہ اللہ تعالےٰ نفسِ امارہ سے آزادی بخشے۔ جہاں تک ہو سکے گریہ وزاری کی عادت ڈالو کہ رونے والوں پر اس کو رحم آتا ہے۔ کوشش کرو کہ خدا تعالےٰ کے روبرو صاف و پاک جاؤ۔ جیسے قرآن شریف کی ہدایتوں سے اس کا منشا ہے۔ کاہلی کچھ چیز نہیں اور بے مجاہدہ کوئی منزل تک نہیں پہنچ سکتا۔“

(باقی)

ضروری اعلان

ماہ دسمبر ۶۲ء کے بل اخبار الفضل ایجنٹ صاحبان کو بھجوا دئے گئے ہیں ان بلوں کی رقوم ۱۰ر جنوری ۶۳ء تک دفتر ہذا میں پہنچ جانی چاہئیں۔

(مینجر)

(لیڈر - بقیہ صفحہ ۲)

ملیں ہی دوسروں کو مضمون نگار سے اختلاف ہے۔ اور وہ کہتے ہیں کہ یہاں حفاظت ذکر سے مراد ذکر کی صرف ظاہر اور لفظی حفاظت ہی نہیں بلکہ اس کی باطنی اور روحانی حفاظت بھی مراد ہے۔ اور اس کے معنی وہ ہیں جو حدیث مجدد دین میں واضح کئے گئے ہیں کہ ہر صدی کے سر پر اللہ تعالےٰ مجدد دین مبعوث کرتا رہے گا جو تجدید و احیائے دین کرتے رہیں گے اور مسلمانوں کو جو صراط مستقیم سے ہٹ جاتے رہے ہوں گے ان کو پھر صراط مستقیم پر لاتے رہیں گے اور اس طرح قرآن کریم کی نہ صرف ظاہری حفاظت ہوگی اور اس کے کسی شوشہ میں تغیر و تبدل نہیں ہوگا۔ بلکہ اس کے معنی میں بھی تغیر و تبدل نہیں ہوگا۔ دوسرے لفظوں میں جس طرح قرآن کریم کے نزول کے وقت اللہ تعالےٰ نے سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو صحابہ کرام کے سامنے عمل بالقرآن کا نمونہ بنا کر مبعوث فرمایا۔ اسی طرح ہر صدی میں اللہ تعالےٰ ایسے انسان مبعوث کرتا رہے گا۔ جو سنت رسول اللہ یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ حسنہ کو اپنے عمل کے آئینہ میں پیش کرتے رہیں گے

الغرض اسلام میں اختلافات عقائد و اعمال کی بناء پر جو مختلف فرقے پیدا ہو گئے ہیں اور ان میں باہمی جنگ و جدل جو جاری ہو گئی ہے۔ اس کی حقیقی وجہ سنت میں اور انسانی طبائع اور افہام و تفہیم میں اختلافات نہیں ہیں بلکہ اس کی حقیقی وجہ یہ ہے کہ مسلمانوں نے آیہ حفاظت کے صرف ظاہری معنی لئے اور باطنی معنی اور حدیث مجدد دین کو نظر انداز کر دیا اور ہر خود ساختہ مجتہد اور مصلح کے پیچھے چلنے لگے جس سے اسلام میں بھانت بھانت کے عقائد اور اختلافات پیدا ہو گئے اور آج ہم دیکھتے ہیں کہ مسلمانوں کے فرقے باہم جنگ و جدل میں مصروف ہیں اور اشاعت و تبلیغ اسلام کا کام ترک کر کے خانہ جنگی ہی سے ان کو فرصت نہیں ملتی اور اسلام کو محض فلسفیانہ نظریات کا میدان جنگ بنا کر رکھ دیا گیا ہے۔

(باقی)

ولادت

(مکرم جناب پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب)

خاکسار کے بیٹے عزیز منصور احمد سلمہ اللہ تعالےٰ (سیکنڈ سکرٹری پاکستان ہائی کمشن لندن) کو اللہ تعالےٰ نے ۲۲ر دسمبر ۶۲ء کو فرزند عطا فرمایا ہے۔ نام محمد مظفر احمد رکھا ہے۔ احباب سے درخواست ہے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ مولود کو نیک۔ لائق۔ عمر دراز اور دین و دنیا میں سرخرو بنائے۔ آمین۔ نومولود مکرمی گروپ کیپٹن عبدالحی صاحب کا نواسہ ہے۔

(خاکسار محمد اسلم ۱۴-E گلبرگ لاہور)

تقریب رخصتانہ

خاکسار کی لڑکی عزیزہ امۃ الرفیق سلمہا کی تقریب رخصتانہ مورخہ ۱۹ر دسمبر ۱۹۶۲ء بروز بدھ بعد نماز عصر عمل میں آئی۔ جس میں مقامی احباب کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ عزیزہ کا نکاح قریباً دو سال قبل سید فضل الرحمٰن صاحب ابن مکرم سید عطاء اللہ شاہ صاحب نقشہ نویس سیالکوٹ کے ہمراہ ہوا تھا۔ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم سید عبدالرزاق صاحب نے کی بعد ازاں ایک عزیز نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ آخر میں مکرم حافظ عبدالسلام صاحب وکیل المال تحریک جدید نے رشتہ کے بابرکت ہونے کی دعا کرائی۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے ہر طرح بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

سید محمد رفیق محلہ دار الرحمت غربی فیکٹری ایریا (سابق برکت خانہ) ربوہ

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

جماعتِ احمدیہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۶۲ء کی مختصر روئداد

۲۸ دسمبر ۶۲ء ——— جلسہ سالانہ کا تیسرا اور آخری دن

پہلا اجلاس

مورخہ ۲۸ دسمبر کو سوا نو بجے صبح جلسہ سالانہ کے آخری دن کا پہلا اجلاس زیر صدارت محترم چوہدری نعمت خاں صاحب ریٹائرڈ سیشن جج شروع ہوا مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی مبلغ مدراس (انڈیا) نے تلاوت قرآن مجید کے ساتھ کارروائی کا آغاز کیا جس کے بعد رشید احمد صاحب بھٹی راولپنڈی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنایا

ایمان افروز تقاریر! اس کے بعد پروگرام کے مطابق مشرقی پاکستان کی احمدی جماعتوں کے امیر مکرم مولوی محمد صاحب نے

"احمدیت مشرقی پاکستان میں"

کے زیر عنوان اپنی تقریر شروع فرمائی آپ نے اپنی تقریر میں تفصیلی طور پر بتایا کہ مشرقی پاکستان میں کس طرح احمدیت کا بیج بویا گیا کس طرح وہاں پر مخالفت کے مختلف دور آئے مگر اللہ تعالیٰ نے ہر دور میں معجزانہ طور پر احمدیت کو ترقی بخشی اور ہر طبقہ اور ہر مکتب خیال کی معزز اور سعید الفطرت شخصیتوں کو احمدیت قبول کرنے کی سعادت عطا فرمائی آخر میں آپ نے درخواست دعا کی کہ اللہ تعالیٰ مشرقی پاکستان میں پہلے سے بھی بڑھ کر احمدیت کو ترقی بخشے تاکہ حقیقی معنوں میں اسلام کا بول بالا ہو۔ آمین

آپ کی تقریر کے بعد محترم صاحبزادہ **مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر** تشریف لائے اور آپ نے

"جماعت احمدیہ کا تبلیغی نظام اور اس کے نتائج"

کے موضوع پر اپنی تقریر کا آغاز فرمایا آپ نے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت سے قبل مسلمانوں پر مایوسی کی انتہائی کیفیت طاری تھی اور عیسائیت کے حوصلے بہت بلند تھے مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے بعد آہستہ آہستہ حالات میں تبدیلی ہوتی چلی گئی حتیٰ کہ جماعت احمدیہ کی مساعی کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب یہ کیفیت ہے کہ اسلام ہر جگہ ترقی کر رہا ہے عیسائیت پسپا ہوتی جا رہی ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ پیشگوئی پوری ہو رہی ہے کہ

آ رہا ہے اس طرف احرار یورپ کا مزاج
نبض پھر چلنے لگی مردوں کی ناگاہ زندہ وار

آپ نے اپنی تقریر میں یورپ کے متعدد نومسلم دوستوں کا خصوصیت سے ذکر کیا جنہوں نے احمدی مبلغوں کے ذریعے اسلام قبول کیا اور پھر اخلاص اور قربانی کا قابل قدر نمونہ دکھایا۔ آخر میں آپ نے بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام کے سلسلے میں احباب جماعت کو ان کی اہم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے تحریک وقف زندگی کی اہمیت پر خاص طور پر زور دیا۔

آپ کی تقریر کے بعد مکرم مولوی **غلام باری سیف** صاحب نے

"منکرین حدیث کے اعتراضات کے جوابات"

کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے نظریہ انکار حدیث کی تاریخ بیان کرنے کے بعد اس بارے میں جماعت احمدیہ کا مسلک واضح کیا اور بتایا کہ جماعت احمدیہ کے نزدیک مقدم قرآن مجید ہے، اس کے بعد سنت کا درجہ ہے اور پھر تیسرے درجہ پر احادیث ہیں۔ اس کے بعد آپ نے منکرین حدیث کے اعتراضات کے مدلل جواب دیئے اور آخر میں احادیث کی عظمت و اہمیت کو واضح کیا۔

آپ کی تقریر کے بعد جو قریباً پون گھنٹہ جاری رہی اجلاس نماز جمعہ و عصر کی ادائیگی کے لئے ملتوی ہو گیا۔

نماز جمعہ کی ادائیگی! ۲۸ دسمبر کے پہلے اجلاس کے بعد ایک بجے بعد دوپہر جلسہ پر تشریف لائے ہوئے ہزاروں ہزار احباب نے جلسہ گاہ میں ہی مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس کی اقتدا میں نماز جمعہ ادا کی۔ نماز جمعہ کا یہ منظر نہایت درجہ ایمان افروز تھا۔ شمع احمدیت کے ہزاروں ہزار پروانے وسیع و عریض جلسہ گاہ میں اور اس کے باہر میدان میں دور دور تک صف وار اللہ تعالیٰ کے دربار میں حاضر تھے اور بہت خشوع وخضوع کے ساتھ اس کے حضور مناجات میں مصروف۔ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے خطبہ جمعہ میں سورۃ فاتحہ کی بہت لطیف تفسیر بیان کی جو احباب کیلئے بہت ازدیاد علم اور ازدیاد ایمان کا موجب ثابت ہوئی۔ نماز جمعہ کے ساتھ ہی نماز عصر بھی باجماعت ادا کی گئی۔

اختتامی اجلاس!

نماز جمعہ و عصر کے بعد پونے دو بجے کے قریب جلسہ سالانہ کے چھٹے اور آخری اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔ اس اجلاس کے پہلے حصہ کی صدارت محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر، صدر انجمن احمدیہ و افسر جلسہ سالانہ نے فرمائی۔ اس جلسہ میں اولاً حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے "ذکر حبیب" کے موضوع پر تقریر ارشاد فرمانا تھی اور احباب حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی کی نہایت درجہ ایمان افروز تقریر اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا روح پرور اختتامی پیغام سننے کے اشتیاق میں اس قدر کثیر تعداد میں آئے ہوئے تھے کہ جلسہ گاہ کے پوری طرح پُر ہو جانے کے علاوہ جلسہ گاہ کے باہر بھی میدان میں لوگ ہزاروں کی تعداد میں سراپا شوق اور ہمہ تن انتظار بنے بیٹھے تھے لیکن حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی علالت کے باعث تشریف نہیں لا سکے اور جلسہ کی کارروائی محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی صدارت میں شروع ہوئی۔

کارروائی کا آغاز! کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مشرقی افریقہ کے طالب علم جناب ابو طالب صاحب نے کی بعد ازاں مکرم محمد احمد صاحب انور حیدرآبادی نے مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس کی ایک تازہ نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ بعدۂ صاحب صدر محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا چونکہ ان دنوں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی طبیعت ناساز ہے اس لئے آپ کی صحت کی موجودہ حالت اور نازک طبع نے یہ اجازت نہیں دی کہ آپ تشریف لا کر حسب معمول "ذکر حبیب" کا مضمون خود پڑھ کر سنائیں اس لئے آپ کی منشاء کے مطابق مکرم شمس صاحب آپ کا مضمون پڑھ کر سنائیں گے اس کے بعد حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی تشریف لا کر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا اختتامی پیغام پڑھیں گے۔

"ذکرِ حبیب" کے موضوع پر ایمان افروز تقریر — صاحب صدر کے ان مختصر ارشادات کے

بعد مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے نہایت جذبہ و جوش اور پر شوکت آواز میں "ذکر حبیب" کے موضوع پر حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی کی رقم فرمودہ تقریر پڑھ کر سنائی حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی نے اس بیش بہا تقریر کا عنوان "آئینہ جمال" تجویز فرمایا اور اس کے تحت سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرۃ مقدسہ کے بعض نہایت ایمان افروز واقعات بیان کر کے حضور علیہ السلام کی جمالی شان کو اس شان سے واضح فرمایا کہ ہزاروں ہزار احباب فرط عقیدت اور جوش محبت کے زیر اثر ان اذکار مقدس پر وارفتگی کے عالم میں جھوم اٹھے ذوق و شوق اور ولولہ عشق کا ایک عجیب منظر تھا جو حد نگاہ تک پھیلا ہوا تھا گویا کمال درجہ محویت کے عالم میں جمالی شان کی ایک جھلک کے بعد دوسری جھلک کا مشاہدہ کرنے میں مصروف تھے وہ ہمہ تن گوش بنے سن رہے تھے اور وارفتگی کے عالم میں سر دھن رہے تھے۔ لوگوں کی والہانہ کیفیت کا یہ عالم تھا کہ فضا بار بار پُر جوش اسلامی نعروں سے گونج اٹھتی تھی اس پر معارف تقریر کا یہ سلسلہ قریباً پونے دو گھنٹے تک اسی طرح جاری رہا ساڑھے تین بجے کے قریب جب کہ مکرم مولانا شمس صاحب تقریر کا آخری حصہ پڑھ رہے تھے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی تشریف لے آئے، آپ کے صدر جگہ رونق افروز ہونے کے بعد مکرم شمس صاحب نے تقریر کے بقیہ حصہ کی قرأت مکمل کی

(حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی کی اس پر معارف تقریر کا مکمل متن کسی آئندہ اشاعت میں ہدیۂ قارئین کیا جائے گا)

تقریر کے بعد حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی نے کرسی پر بیٹھے ہوئے ہی احباب کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا افسوس ہے کہ میں آج طبیعت کی خرابی کے باعث اپنی تقریر کو خود پڑھ کر نہیں سنا سکا اور نہ اس کے دوران موجود رہ سکا ہوں اللہ تعالیٰ سب خوبیوں اور فائدوں کا سرچشمہ ہے، اگر اس کے فضل و کرم سے اس تقریر میں دوستوں کے لئے کوئی فائدہ ہے تو میں امید رکھتا ہوں کہ دوست اس سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں گے۔

—— اس کے بعد محترم میاں صاحب مدظلہ العالی نے جلسہ سالانہ پر شائع ہونے والی ایک کتاب کے متعلق تحریک کرتے ہوئے فرمایا کہ مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ نے میاں شریف احمد صاحب (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی سیرۃ کے متعلق ایک کتاب شائع کی ہے جس میں اس موضوع پر خاصا اچھا مواد جمع کر دیا گیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں اس کتاب کا مطالعہ احباب کے لئے بہت دلچسپ اور مفید ثابت ہوگا جو دوست اس کتاب کو خریدنا چاہیں وہ خرید سکتے ہیں۔

بیرونی ممالک سے برقی پیغامات: — ازاں بعد مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب انور پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے پاکستان اور بیرونی ممالک سے آنے والی تاروں کا خلاصہ پڑھ کر سنایا ان تاروں کے ذریعہ مشرق و مغرب کے متعدد ممالک کی جماعتہائے احمدیہ کے احباب نے جلسہ کے انعقاد پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں مبارکباد عرض کرتے ہوئے درخواست کی تھی کہ جلسہ کی خصوصی دعاؤں میں انہیں بھی یاد رکھا جائے

خدام الاحمدیہ کا علم انعامی! بعدۂ محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے احباب سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے ہر سال سب سے نمایاں کام کرنے والی مجلس کو علم انعامی دیا جاتا ہے امسال جملہ مجالس میں سے مجلس لائل پور نے اول پوزیشن حاصل کی ہے نیز مجالس کراچی، ربوہ اور لاہور علی الترتیب دوم، سوم، اور چہارم قرار پائی ہیں۔ اس لحاظ سے علم انعامی لائل پور کی مجلس کے حصہ میں آیا ہے

(باقی صفحہ ۸ پر)

فہرست السابقون الاولون تحریک جدید سال ۲۹/۱۹

اموال تحریک جدید کے مالی جہاد میں جنہوں نے اپنے مقدس امام کے حضور اپنی مالی قربانیاں پیش کرتے ہوئے مسابقت الی الخیرات کا قابل قدر نمونہ قائم فرمایا ہے ان کے اسماء گرامی شکریہ کے ساتھ درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ قارئین کرام سے ان کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

محترمہ سردار بیگم صاحبہ جماعت احمدیہ گوجرانوالہ ۳۲—۰۰
" عنایت بیگم صاحبہ " " ۲۸—۵۰
" سکینہ بیگم صاحبہ " " ۱۴—۷۵
" امتہ الرفیق صاحبہ " " ۲۱—۰۰
" امتہ الرشید صاحبہ " " ۷—۵۰
" امتہ المتین صاحبہ " " ۷—۵۰
" صفیہ بیگم صاحبہ " " ۱۲—۵۰
" امتہ اللطیف صاحبہ " " ۹—۳۵
مکرم چوہدری عطاء اللہ صاحب چیمہ چک ۳۵ ۵ سرگودھا ۷۰—۰۰
محترمہ زینب بی بی صاحبہ اہلیہ محمد حسین صاحب دارالنصر ربوہ ۶—۰۰
مکرم اللہ بخش صاحب ٹھیکیدار " ۹—۵۰
مکرمہ امتہ اللہ بیگم صاحبہ اہلیہ صلاح الدین صاحب لاہور ۱۰۴—۰۰
" امتہ الملک صاحبہ بنت " " ۵—۰۰
مکرمہ زینب خاتون صاحبہ دارالرحمت ربوہ ۱۹—۵۰
" سکینہ بیگم صاحبہ دارالرحمت وسطی ربوہ ۱۹—۵۰
مکرم بشیر احمد صاحب نوٹیکی ضلع گوجرانوالہ ۵—۰۰
" چوہدری احمد علی صاحب گدونپڈی ضلع سیالکوٹ ۱۱—۰۰
مکرمہ عائشہ بیگم صاحبہ اہلیہ عبدالرشید خاں خوشاب ۸—۵۰
بچگان " " ۱۰—۵۰
" عبدالقدیر خاں صاحب " ۶—۰۰
مکرم پیر نصیر احمد صاحب ملتان ۱۲۵—۰۰
" پیر شریف احمد صاحب ایڈوکیٹ سانگھڑ ۴۰—۰۰
" مولوی نقیر محمد صاحب " ۷۶—۰۰
" چوہدری محمد شریف صاحب " ۱۸—۰۰
" حاجی محمد اسمٰعیل صاحب دھرمپورہ لاہور ۳۱—۹۲
مکرمہ اہلیہ " " " ۷—۲۵
والدین " " " ۵—۸۶
بزرگان از " " " ۱۷—۰۰
مکرم ماسٹر محمد رشیق صاحب " ۶—۵۰
" خواجہ محمد اسلم صاحب ناظم آباد کراچی ۴۰—۰۰
" محمد اکرم صاحب " ۱۴—۰۰
" میر مشتاق احمد صاحب معہ اہل و عیال لاہور ۲۱۰—۰۰
" ماسٹر محمد بخش صاحب سولنگی گوجرانوالہ ۲۱—۰۰
" چوہدری محمد یعقوب صاحب چک ۱۲۱ ج ب گوکھووال لائل پور ۱۱—۵۰
مکرمہ رقیہ صادق صاحبہ دارالصدر غربی ربوہ ۱۳—۲۵
مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ سید اسلام صاحب دارالصدر غربی ربوہ ۵—۵۰
" محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری بشیر احمد صاحب دارالصدر غربی ربوہ ۸—۵۰
" استانی حمیدہ بیگم صاحبہ مرحومہ دارالرحمت شرقی ربوہ ۱۲—۰۰

محترمہ اہلیہ صاحبہ حضرت مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری ربوہ ۲۵—۰۰
" امتہ العزیز بیگم صاحبہ والدہ لئیق احمد صاحب احمد نگر ۵—۸۷
مکرم لئیق احمد صاحب تبسم " ۵—۱۹
" اللہ یار صاحب " ۵—۲۵
" مستری محمد رمضان صاحب " ۱۱—۰۰
" علی محمد صاحب سیکرٹری مال جھنگ مگھیانہ ۲۷—۵۰
مکرمہ مس رشیدہ شریف صاحبہ جامعہ نصرت ربوہ ۲۰—۰۰
" بشریٰ بشیر صاحبہ " ۱۱—۰۰
" امینہ مرزا صاحبہ " ۲۰—۰۰
" شمیم حمید صاحبہ " ۵—۰۰
" ادیبہ خانم صاحبہ " ۵—۰۰
" حمیدہ خلجی صاحبہ " ۵—۰۰
" مس منظور قریشی " ۹—۰۰
مکرم شیخ محمد الدین صاحب ریٹائرڈ مختار عام ربوہ " ۲۷—۵۰
مکرمہ رشیدہ باسمہ صاحبہ اہلیہ مولوی بشارت احمد بشیر " ۲۳—۰۰
مکرم انس احمد صاحب اطہر پسر مولوی بشارت احمد صاحب بشیر " ۶—۰۰
مکرم مولوی عطاء الرحمٰن صاحب طالب معہ نصرت ربوہ ۳۰—۰۰
" فضل الدین صاحب ہرچند ڈیرہ مان سنگھ شیخوپورہ ۱۰—۰۰
" کیپٹن ملک خادم حسین صاحب دارالرحمت ربوہ ۲۶—۰۰
" حکیم خلیل احمد صاحب خلیل دواخانہ وہاڑی ۶۱—۰۰
" چوہدری حسن علی صاحب " ۵—۰۰
" میاں اللہ دتہ صاحب بابو دلہ جھنگ شہر ۱۰۰—۰۰
مکرمہ اہلیہ صاحبہ بشیر الدین احمد صاحب " ۸—۲۵
مکرم محمد طفیل صاحب " ۷—۰۰
" نفل محمد صاحب " ۵—۰۰
" مرزا سردار احمد صاحب " ۵—۲۵
" میاں شریف احمد صاحب " ۲۸—۰۰
" میاں رشیق احمد صاحب " ۲۸—۰۰
اہل و عیال میاں شریف احمد صاحب " ۲۷—۰۰
" میاں رشیق احمد " ۲۷—۰۰
میاں فضل الٰہی صاحب " ۱۰—۰۰
مکرم محمد صادق صاحب " ۱۴—۲۵
" عبدالستار صاحب " ۷—۲۵
مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد صادق صاحب " ۵—۷۵
" سلامت بیگم صاحبہ " عبدالغفار صاحب " ۵—۶۲
مکرم محمد صابر صاحب " ۵—۵۰
مکرمہ جمیلہ بیگم صاحبہ بنت علی محمد صاحب " ۵—۶۲
" امتہ العزیز صاحبہ اہلیہ حکیم محمد اسمٰعیل صاحب ربوہ ۶—۰۰

زعماء انصار اللہ متوجہ ہوں!

خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ کے صدر صاحبان کے درمیان یہ امر طے پا چکا ہے کہ سال کے دوران میں جو خدام چالیس سال کی عمر کو پہنچ کو جائیں وہ آئندہ سال کی یکم جنوری کو مجلس انصار اللہ میں داخل ہوں گے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس طریق کار کی منظوری عطا فرما چکے ہیں مگر ہمیں اطلاع موصول ہوئی ہے کہ بعض اوقات کوئی خادم جو نظام کی پابندی سے گھبراتا ہے یہ کہہ کر کہ وہ چالیس سال کا ہو گیا ہے خود بخود حلقہ کے زعیم سے مل کر انصار اللہ میں شامل ہو جاتا ہے اور زعیم اسے اپنا رکن بنا لیتا ہے یہ مذکورہ بالا فیصلہ کے خلاف ہے لہٰذا زعماء کرام یہ نوٹ فرما لیں کہ:-

۱- سال کے دوران میں وہ خود بخود کسی خادم کو انصار اللہ میں شامل نہ کریں۔

۲- یکم جنوری کو جو خدام انصار اللہ میں شامل ہونے والے ہوں ان کو انصار اللہ میں شامل کر کے اس کی اطلاع دفتر انصار اللہ مرکزیہ کو بھجوا دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

شکریہ احباب

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ میرے محترم والد مرزا محمد حسین صاحب بغیر اپریشن پیشاب کی تکلیف سے شفایاب ہو گئے ہیں جن بہن بھائیوں نے ان کے لئے دعائیں کی ہیں اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔ آمین۔ (فقط۔ امتہ العزیز بنت مرزا محمد حسین صاحب کراچی)

نوٹ:- محترمہ امتہ العزیز صاحبہ نے اپنے والد محترم کی صحت بحال ہونے کی خوشی میں ایک صاحب کے نام ایک خطبہ نمبر جاری کرایا ہے۔ (مینیجر)

درخواست دعا

میرے اباجی چوہدری نور احمد خاں پنشنر خزانہ صدر انجمن احمدیہ پرسوں رات سے فالج کا شکار ہو گئے ہیں احباب جماعت و بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان سے درخواستِ دعا ہے (لطیف احمد خان آف لندن حال ربوہ)

مکرم چراغ دین صاحب محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ ۱۲—۰۰
مکرمہ زینب بی بی صاحبہ " ۹—۰۰
مکرم ملک عبدالوحید صاحب سلیم معہ اہل و عیال لاہور ۲۹—۰۰
مکرم چوہدری عزیز احمد صاحب ریٹائرڈ جج " ۵۰—۰۰
" میاں عبدالعزیز صاحب بٹ متعلم " ۱۰—۶
" چوہدری فضل الٰہی صاحب " ۴۰—۰۰
" ڈاکٹر محمد موسٰی صاحب ڈھاکہ مشرقی پاکستان ۲۰—۰۰
" محمد اسحٰق صاحب " ۱۷۵—۰۰
" ماسٹر محمد ابراہیم معہ اہلیہ صاحبہ دہلی گیٹ لاہور ۲۱—۰۰
میاں عطاء الرحمٰن صاحب لاہور ۵—۰۰
" محمد جمیل خاں صاحب معہ اہل و عیال سلطانپورہ لاہور ۵۰—۷۵
" محمد رشید خاں طارق " ۶—۵۰

مکرم بشیر احمد صاحب اسلامیہ سنت نگر لاہور ۲۴—۰۰
" شیخ احمد حسن صاحب " ۹—۰۰
مکرمہ طیبہ شناس صاحبہ " ۹—۰۰
مکرم چوہدری فتح محمد صاحب " ۱۴۰—۰۰
" محمد رمضان صاحب نور پور ریلوے کے ضلع سیالکوٹ ۵—۰۰
مکرم محمد شاہ صاحب " ۶—۰۰
مکرمہ انور بیگم صاحبہ اہلیہ مولوی محمد یعقوب صاحب طاہر ربوہ ۵—۶۲
مکرمہ محمودہ ثروت بیگم صاحبہ اہلیہ قریشی محمد اسلم صاحب سیالکوٹ ۱۱۱—۸۷
مکرم مستری مبارک احمد صاحب سیالکوٹ ۵—۰۰
" منشی محمد عبداللہ صاحب سیالکوٹ ۱۰—۰۰
" قریشی عبدالرحمٰن صاحب بنگلہ ۳۲ سکھر ۳۷—۰۰

(وکیل المال اول تحریک جدید)

78

پاکستان اور بیرونی ممالک کی بعض اہم خبروں کا خلاصہ

• لاہور ۳ جنوری۔ گورنر ملک امیر محمد خاں نے کہا ہے کہ مغربی پاکستان اسمبلی کا آئندہ اجلاس مارچ کے اوائل میں ہوگا۔ آپ نے کہا وزیر قانون سابق پنجاب سے لیا جائے گا اور یہ ضروری نہیں کہ وہ اسمبلی کا رکن ہو۔ ایک سوال کے جواب میں گورنر نے کہا میں جمعہ کے روز راولپنڈی جا رہا ہوں اور وہاں سے واپس آنے کے بعد وزیر قانون کا تقرر کروں گا۔

• لاہور ۳ جنوری۔ یہاں مختلف حلقوں میں ان دنوں یہ قیاس آرائی کی گئی ہے کہ ملک عبدالحمید سیکرٹری قانون کو صوبائی کابینہ میں لے لیا جائیگا انہیں وزارت قانون کا قلمدان تفویض ہوگا۔ صوبائی گورنر نے آج شام کراچی سے واپسی پر صحافیوں سے گفتگو کے دوران اس معاملہ میں جو تاثر دیا ہے اس سے باخبر حلقے یہ نتیجہ اخذ کر رہے ہیں کہ گورنر صوبائی ایوان سے باہر موزوں اور قانونی امور میں کافی تجربہ رکھنے والے کسی صاحب کو اس منصب کے لئے چنیں گے۔ توقع ہے اقتصادی کونسل کے اجلاس کے خاتمہ پر صوبائی وزیر قانون کے تقرر کا اعلان کر دیا جائے گا۔

• ہانگ کانگ ۳ جنوری۔ نیا چین خبر رساں ایجنسی نے بتایا ہے کہ چینی وزیر اعظم مسٹر چو این لائی اور لنکا کی وزیر اعظم مسز بندرانائیکے میں چین بھارت سرحدی تنازعہ کے بارے میں کل بھی پیکنگ میں بات چیت جاری رہی۔ بات چیت بڑے دوستانہ ماحول میں ہوئی۔ مسز بندرانائیکے چین بھارت سرحدی تنازعہ کے تصفیہ کے لئے چھ غیر جانبدار ملکوں کی تجاویز لے کر پیکنگ گئی ہیں۔

• نئی دہلی ۳ جنوری۔ وزیر اعظم پنڈت نہرو نے کل یہاں کہا کہ چین کا طرز عمل ایشیا کے تالاب میں ایک عظیم الجثہ مگرمچھ کی مانند ہے جو چھوٹی مچھلیوں کو نگلنے کی کوشش کر رہا ہے۔ آپ نے کہا یہ بات فراموش نہیں کرنی چاہیئے کہ ہم عظیم روایات کی حامل قوم ہیں۔ ہم اس قسم کے حملوں کا مقابلہ کرنے کی استعداد رکھتے ہیں۔ وزیر اعظم نے کہا مجھے اس میں ذرہ بھر شک و شبہ نہیں کہ ہم نہ صرف زندہ رہیں گے بلکہ موجودہ صورت حال کا نتیجہ بھی ہمارے حق میں نکلے گا۔ پنڈت نہرو نے یہ باتیں گورو گوبند سنگھ کے جنم دن کے موقع پر سکھوں کے ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہیں۔

• نئی دہلی ۳ جنوری ”ٹائمز آف انڈیا“ نے اپنے نامہ نگار مقیم واشنگٹن کے حوالہ سے یہ رپورٹ شائع کی ہے کہ بھارت کی طویل المدت فوجی ضروریات کا جائزہ لینے کے لئے مغربی طاقتیں اعلیٰ اختیارات کا ایک مشن بھارت بھیج رہی ہیں۔ یہ مشن امریکہ، برطانیہ، کینیڈا اور آسٹریلیا وغیرہ کے اعلیٰ فوجی افسروں پر مشتمل ہوگا۔ اس مشن کی روانگی امریکہ میں بھارتی سفیر مسٹر بی کے نہرو کی کوششوں کا نتیجہ ہیں ”ٹائمز آف انڈیا“ نے بتایا ہے کہ بھارت کے لئے طویل المیعاد مغربی منصوبہ اربوں ڈالر کا ہے۔ جو چند سال میں مکمل ہوگا۔

• قاہرہ ۳ جنوری۔ صدر ناصر نے الجزائر کا دورہ کرنے کی دعوت قبول کر لی ہے۔ الجزائر کے وزیر صنعت مسٹر عبداللطیف عروسی خلیفہ نے کل یہاں بتایا کہ صدر ناصر ۵ جولائی کو الجزائر پہنچیں گے۔

• نئی دہلی ۳ جنوری۔ چینیوں نے لہاسہ اور نیپال کے دارالحکومت کھٹمنڈو کے درمیان زیر تعمیر سڑک کا پہلا حصہ مکمل کر لیا ہے۔ یہ حصہ لہاسہ سے تبت کے ایک سرحدی گاؤں تک ہے تین ٹن وزن تک کے ٹرک اس سڑک پر چل سکتے ہیں۔

• راولپنڈی ۳ جنوری۔ حکومت درآمدی گندم کی قیمت میں مزید کمی کرنے کی تجویز پر غور کر رہی ہے۔ یہ انکشاف وزارت خوراک و زراعت کے سیکرٹری مسٹر ایم خورشید نے کل یہاں ایک پریس کانفرنس میں کیا اس وقت درآمدی گندم کی قیمت فروخت مغربی پاکستان میں چودہ روپیہ فی من اور مشرقی پاکستان میں ساڑھے بارہ روپے فی من ہے۔ مسٹر خورشید نے بتایا کہ گندم کی قیمت گزشتہ سال اپریل میں مقرر کی گئی تھی اور حکومت اس وقت سے ہی اس پر غور کر رہی ہے۔

• کراچی ۳ جنوری۔ صدر ایوب نے تونس کے صدر بورقیبہ کے نام ایک پیغام میں آپ کی بحالی صحت کے لئے دعا کی ہے۔ پیغام میں کہا گیا ہے کہ ”ہم آپ کے خلاف سازش کے بروقت انکشاف کی خبر سن کر خدا تعالےٰ کے شکر گزار ہیں۔ مگر آپ کی بیماری پر سخت بے چین ہیں۔ دعا ہے کہ خدا آپ کو جلد از جلد صحت اور طویل عمر عطا فرمائے۔“

• کراچی ۳ جنوری۔ وزیر صنعت و قدرتی مسائل مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے کل یہاں کہا کہ پاکستان تمام ہمسایہ ممالک سے اپنے تنازعات پرامن اور باعزت طور پر حل کرنا چاہتا ہے۔ آپ نے کہا ہمارے دل میں کسی بھی ہمسایہ ملک کے خلاف بغض و عناد نہیں ہے۔ مسٹر بھٹو نے واضح الفاظ میں بھارت سے کہا کہ پاکستان مسئلہ کشمیر کو پُرامن طور پر حل کرنے کی کوششیں جاری رکھے گا۔

• منیلا ۳ جنوری۔ فلپائن کے صدر میکاپاگل نے کل یہاں اخبار نویسوں کو بتایا کہ ماہ رواں کے آخر میں لندن میں برطانیہ سے مذاکرات کے دوران فلپائن، شمالی بورنیو پر اپنے اقتدار اعلیٰ اور مالکانہ حق پر زور دے گا۔ فلپائن کا کہنا ہے کہ شمالی بورنیو فلپائن کی سلامتی کے لئے نہایت ضروری ہے۔ صدر میکاپاگل نے کہا ہمارے پاس اس امر کے دستاویزی ثبوت موجود ہیں کہ سولو کے سلطان نے ایک برطانوی فرم کو شمالی بورنیو کا علاقہ مستاجری پر دیا تھا۔ انہوں نے یہ علاقہ الگ نہیں کر دیا تھا۔ سولو کی ریاست جنوبی فلپائن کا حصہ ہے۔

• مدراس ۳ جنوری، بھارتی وزیر داخلہ مسٹر لال بہادر شاستری نے گزشتہ روز یہاں کہا انگریزی جیسی اعلیٰ اور ترقی یافتہ زبان کے بغیر ہم گذارہ نہیں کر سکتے۔

• راولپنڈی ۳ جنوری۔ پاکستانی فوج کے کمانڈر انچیف جنرل محمد موسیٰ ۴ جنوری کو انڈونیشیا کے دس روزہ دورہ پر روانہ ہوں گے انڈونیشی فوج کے چیف آف سٹاف گزشتہ دنوں پاکستان آئے تھے تو انہوں نے جنرل موسیٰ کو انڈونیشیا آنے کی دعوت دی تھی جنرل موسیٰ مغربی نیوگنی میں اقوام متحدہ کی پاکستانی فوج کے ارکان سے ملاقات کرنے کی غرض سے تین روز کے لئے ہالینڈیا بھی جائیں گے۔

• ہیلسنکی ۳ جنوری۔ فن لینڈ کی حکومت نے نئے سال کا آغاز اپنی کرنسی کی اصلاح سے کیا ہے اس اصلاح کے تحت ملک کے سو سالہ پرانے سکے کی جگہ نیا ”مارک“ رائج کیا گیا ہے اور ۱۹۶۳ء کے پہلے روز ہی تمام ملک میں نئے نوٹ سکے چلنے شروع ہیں۔

اعلانِ نکاح

عزیزم مرزا محمد سلیم اختر شاہد مربی سلسلہ احمدیہ ابن حضرت مرزا محمد حسین صاحب رضی اللہ عنہ آف فتح پور ضلع گجرات کا نکاح عزیزہ بشریٰ شاہین بنت چودھری غلام فرید صاحب ساکن اوکاڑہ ضلع منٹگمری سے بعوض ایک ہزار روپیہ حق مہر پر قرار پایا ہے۔

اس نکاح کا اعلان مکرم مولانا قمر الدین صاحب فاضل نے مورخہ ۳۰-۱۲-۶۲ بعد نماز ظہر مسجد مبارک ربوہ میں فرمایا۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو سلسلہ احمدیہ اور دونوں خاندانوں کیلئے خیر و برکت کا موجب بنا دے۔ آمین ثم آمین۔ (مرزا محمد لطیف اکبر مربی سلسلہ احمدیہ دارالسلام کوہاٹ)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے بھائی عبدالرحمان صاحب قادیانی کے چھوٹے لڑکے عزیزم عبدالسلام کو لڑکا عطا فرمایا ہے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے بچے کا نام عبدالجبار رکھا ہے۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی عمر دے اور خادم دین بنائے۔

۲۔ رائے دوست محمد صاحب دارالرحمت شرقی ربوہ کے ہاں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ۲۵-۱۲-۶۲ کو دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ محمد وحید نام تجویز ہوا ہے۔ بزرگان سلسلہ و دیگر احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ نومولود کو لمبی عمر عطا فرما دے۔ اور والدین کے لئے قرۃ العین ہو۔ آمین

(خاکسار محمد صدیق صدر عمومی ربوہ)

تقریب شادی

میرے لڑکے عزیزم محمد احسان الحق خاں صاحب کا نکاح مورخہ ۷-۱-۶۲ ہمراہ عزیزہ فرزانہ نسرین بنت ملک عطاء الرحمٰن خاں صاحب۔ کرشن نگر لاہور میں مولوی عبدالقادر صاحب مربی سلسلہ نے مبلغ -/۳۰۰۰ روپیہ مہر پر پڑھا۔ برات کوئٹہ سے گئی۔ رخصتانہ ۸-۱-۶۲ کو ہوا۔ برات ۹-۱۰-۶۲ کو واپس کوئٹہ پہنچی۔ ۱۴-۱-۶۲ کو دعوتِ ولیمہ ہوئی۔ میں بوجہ نائیجیریا میں ہونے کے شامل نہیں ہو سکا بزرگان و احباب سلسلہ سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ یہ نکاح ہر طرح سے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ کرے۔ اور میں بخیریت کامیابی کے ساتھ واپس جا کر بچوں کی خوشیاں دیکھوں۔ آمین۔

(خاکسار رفیض الحق خاں (آف کوئٹہ) حال مبلغ مقیم کانو۔ نائیجیریا مغربی افریقہ)

جلسہ سالانہ ۱۹۶۲ء کی مختصر رُوداد (بقیہ ص۵)

میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی خدمت میں درخواست کرتا ہوں کہ آپ مجلس لائلپور کو اپنے دستِ مبارک سے علم انعامی عطا فرمائیں۔ چنانچہ مکرم شیخ عبد اللطیف صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ لائلپور حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ نے اپنے دستِ مبارک سے انہیں علم انعامی عطا فرمایا اور انہیں مجلس کی اس کامیابی پر مبارکباد دی اور دعا سے نوازا۔

اس کے بعد مکرم ثاقب زیروی صاحب نے اپنی ایک تازہ نظم بہت خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

حضور ایدہ اللہ کا روح پرور اختتامی پیغام

بعد حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی نے احباب سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ اب میں حضور کا وہ پیغام پڑھ کر سناتا ہوں جو حضور نے ازراہ شفقت لکھ کر ارسال فرمایا ہے۔ دوست حضور کے اس پیغام کو توجہ سے سنیں اس کو اپنے دل میں جگہ دیں اور اس پر کما حقہٗ عمل کرنے کی کوشش کریں۔ آپ نے فرمایا دوستوں کو چاہیئے کہ وہ اس پیغام میں بیان فرمودہ نصائح کو اپنے ساتھ حرزِ جان بنا کر لے جائیں۔

اس کے بعد حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی نے پُر درد اور پُر شوکت لہجہ میں حضور ایدہ اللہ کا اختتامی پیغام پڑھ کر سنایا۔ (اس روح پرور پیغام کا مکمل متن ۲ رجنوری ۱۹۶۳ء کے الفضل میں ہدیہ قارئین کیا جا چکا ہے) حضور کا یہ پیغام سن کر احباب پر وجد کی سی کیفیت طاری ہو گئی وہ فرطِ عقیدت اور جوشِ محبت میں جھوم اٹھے۔ جب حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی پیغام پڑھ کر سنا رہے تھے تو فضا بار بار نعرۂ تکبیر اللہ اکبر، حضرت فضل عمر زندہ باد اور احمدیت زندہ باد کے پرجوش نعروں سے گونجتی رہی۔ محبت و عقیدت کی فراوانی اور زیرِ لب دعاؤں اور وارفتگی کا ایک عجیب پُرکیف منظر تھا جو اس وقت دیکھنے میں آیا اس کے زیرِ اثر ذہنوں کو نئی جلا، روحوں کو ایک نئی روشنی اور قلوب کو ایک نئی پاکیزگی نصیب ہوئی اور ہر دل نے یوں محسوس کیا کہ وہ ایک نئی زندگی سے ہمکنار ہو رہا ہے اور خدا کے فضل کے ماتحت ایک نئی تبدیلی اسے میسر آ رہی ہے۔ نہایت ہی بابرکت

اور مقدس لمحات تھے کہ جب احباب کو حضور ایدہ اللہ کا یہ روح پرور اختتامی پیغام حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی کی زبان سے سننے کا موقع میسر آیا اور اس کی پاک تاثیرات سے فیضیاب ہونے کی سعادت سے وہ بہرہ یاب ہوئے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

حضرت میاں صاحب مدظلہ کا خطاب

حضور ایدہ اللہ کا پیغام سنانے کے بعد حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی نے احباب سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ اب ہمارا یہ جلسہ ختم ہو رہا ہے آپ نے یہاں اہم دینی موضوعات پر تقاریر سنی ہیں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے افتتاحی اور اختتامی پیغامات سننے اور انہیں دل میں جگہ دینے کی بھی سعادت نصیب ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کا حافظ و ناصر ہو اور عمل کی توفیق دے۔ خود بھی عمل کریں اور دوسروں کو بھی عمل کی تلقین کرتے رہیں۔ لوگوں میں نیکی کو پھیلائیں اور بدی کو مٹانے کی کوشش کریں۔ آج آپ دنیا میں خدا کے نمائندے ہیں۔ آپ لوگ صحیح معنوں میں اس وقت ہی خدا کے نمائندے کہلا سکتے ہیں۔ جب آپ دنیا میں اس کے دین کو پھیلائیں اور اسے سربلند کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں جس طرح ایک جفاکش مزدور کام کرتا ہے اور تھکنے کا نام نہیں لیتا۔ اسی طرح آپ بھی خدا کے دین کو پھیلانے کے لئے انتھک محنت کریں اللہ آپ لوگوں کی مشکلات دور فرمائے ہر قدم پر آپ کے ساتھ ہو اور قدم قدم پر آپ کی رہنمائی فرمائے۔

خطاب جاری رکھتے ہوئے حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی نے فرمایا دوستوں کو حضور ایدہ اللہ کی بیماری کا علم ہے دوستوں کو چاہیئے کہ وہ پوری توجہ اور درد کے ساتھ حضور کی صحت اور درازیٔ عمر کے لئے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو کامل صحت عطا فرمائے تا حضور پہلے ہی کی طرح جماعت کی فعال قیادت فرما سکیں۔

اجتماعی دعا

اس کے بعد حضرت میاں صاحب نے ایک پُرسوز اجتماعی دعا کرائی۔ جس میں جلسہ میں حاضر ہزاروں ہزار احباب شریک ہوئے۔ یہ دعا درد و سوز اور خشوع و خضوع کے لحاظ سے ایک خاص شان کی حامل تھی دعا سے فارغ ہونے کے بعد حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی نے یہ فرما کر کہ اللہ تعالیٰ آپ سب کا اور ہم سب کا حافظ و ناصر ہو۔ احباب کو رخصت فرمایا اور انہیں واپس جانے کی اجازت دی۔

اس طرح جماعت احمدیہ کا ۷۱ واں جلسہ سالانہ اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ ۴ دعاؤں کے درمیان چار بج کر ۵ منٹ پر اس حال میں اختتام پذیر ہوا کہ ہزاروں ہزار احباب اس کی عظیم الشان برکتوں سے مالا مال ہو کر زبانِ حال سے اللہ تعالیٰ کی حمد کے ترانے گا رہے تھے اور عظیم الشان برکتوں کے حصول پر ان کا ذرہ ذرہ سجدۂ شکر بجا لا رہا تھا۔

چین پاکستان کو مشین اور خام لوہا فراہم کرے گا

چین نے پاکستانی تاجروں سے انفرادی بنیاد پر کپاس خریدنے کا اعلان کر دیا

کراچی ۴ رجنوری۔ چین کا تجارتی وفد کل کراچی پہنچ گیا۔ اس وفد کی قیادت بیرونی تجارت کے نائب وزیر لن ہی ین کر رہے ہیں دونوں ملکوں کے درمیان عنقریب تجارتی مذاکرات شروع ہو جائیں گے۔ چین پاکستان سے تجارتی معاہدہ کے علاوہ انفرادی بنیاد پر کپاس کی خریداری کے سودے بھی کرے گا۔ مجوزہ تجارتی معاہدہ کے نتیجہ میں دونوں ممالک تجارتی معاملات میں ایک دوسرے سے بے مثال ترجیحی سلوک کا مظاہرہ کریں گے۔ پاکستان چین کو ایسی سہولتیں دے گا جو اب تک کسی ملک کو نہیں دی گئی ہیں۔ اسی طرح چین بھی پاکستان کے ساتھ مراعات کا وہ خاص برتاؤ کرے گا جو کسی اور ملک کے ساتھ نہیں کیا گیا۔ باخبر حلقوں کے بیان کے مطابق پیکنگ سے تجارتی معاہدہ کا مسودہ کچھ عرصہ پہلے ہی پاکستان کو موصول ہو گیا تھا اور اس پر غور ہو رہا تھا۔ چین کا تجارتی وفد پاکستانی حکام سے اس مسودہ پر مزید بات چیت کریگا اور معمولی ترامیم کے بعد معاہدہ پر دستخط ہو جائیں گے۔ پاکستان اور چین "مال کے بدلے مال" کی بنیاد پر تجارت کا بھی ایک معاہدہ کریں گے۔ چین کراچی اور چاٹگام کے فولاد کے کارخانوں کے لئے کچا لوہا اور فولاد فراہم کرے گا۔ اس کے علاوہ چین پاکستان کو کاغذ، شکر اور بھاری صنعتوں کے لئے مشینیں بھی بطور قرض دے گا۔ مجوزہ تجارتی معاہدہ کے تحت پاکستان چین سے نسبتاً کم قیمت پر کوئلہ اور سیمنٹ حاصل کر سکے گا۔ یہ اشیاء اس وقت بھارت سے درآمد کی جاتی ہیں۔

صدر ایوب راولپنڈی پہنچ گئے

راولپنڈی ۴ رجنوری۔ صدر ایوب کراچی حیدر آباد اور نواب شاہ کے سات روزہ دورہ کے بعد کل صبح واپس یہاں پہنچ گئے۔

درخواست دعا

چوہدری نذیر احمد صاحب زمیندار چک ۲۰ نے اعانت الفضل میں چار خطبہ نمبر جاری کروائے ہیں۔ جزاہ اللہ تعالیٰ۔

چوہدری صاحب احباب سے اپنے بچوں کی صحت و درازیٔ عمر کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔

برکت اللہ محمود
مربی سلسلہ احمدیہ حیدر آباد

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۲